مجلس سوال و جواب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واقفات نو بچیوں کوسوالات کرنے کی اجازت عطافرمائی۔

❀ **ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ اگر ایک واقفہ نوکسی مشکل کی وجہ سے پڑھائی مکمل نہیں کرپاتی اوراس کی شادی ہوجاتی ہے اور بچوں کی پیدائش کے بعدوہ بچوں کی تربیت اور گھر کے کاموں میں لگ جاتی ہے تو وہ کس طرح خدمت کرے گی، اپناوقف نبھائے گی؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ وہ نمازیں پڑھے، دعائیں کرے اور اپنے بچوں کی اعلیٰ تربیت کرے تواس کے وقف کا یہی معیار ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا: بچوں کی تربیت جو ہے وہی ان کے لئے ثواب ہے ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک عورت آئی۔ اِس نے کہا ہمارے مرد جو ہیں وہ جہاد پر جاتے ہیں۔ دین کی خدمت کرتے ہیں۔ بہت سارے باہر کے کام کررہے ہیں۔ ان کوثواب بھی مل رہا ہے اور جہاد کا ثواب تو بہت زیادہ ہے اور ہم اپنے گھروں میں بیٹھی ان کے بچوں کو پال رہی ہیں۔ ان کے گھروں کی نگرانی کررہی ہیں تو کیا ہمیں بھی اتنا ثواب ملے گا؟ جب کہ ہم مردوں کی طرح تو نہیں کرسکتیں۔ یہ بات سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا بھی اتنا ہی ثواب ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ٹھیک ہے نیک بچے بنادو، دین کے خادم بچے بنادو، تربیت کر کے ایسے بچے بنادو جو دین سے جُڑے رہنے والے ہوں، اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے والے ہوں، قرآن کریم پڑھنے والے ہوں، دین کا علم جاننے والے ہوں تو یہی تمہارا وقف ہے۔ اکثر 90 فیصد واقفات نو لڑکیوں کا یہی کام ہے کہ اپنے گھروں کی تربیت کریں۔

حضور انور نے فرمایا: حدیث میں آیا ہے کہ ایک عورت اپنے گھر کی نگران ہوتی ہے اور یہ ایک عام مسلمان عورت کے لئے ہے لیکن جو واقفات نو ہیں ان پر تو گھر کی نگرانی کی زیادہ ذمّہ داری ہے۔ میں نے لجنہ کے ایڈریس میں یہی کہا تھا کہ اگر خاوند نماز نہ پڑھ رہے ہوں تو ان کے بھی کان کھینچیں۔

❀ **ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ جب میں ہندوؤں اور سکھوں کو تبلیغ کررہی ہوتی ہوں تو مجھے کافی مشکل لگتا ہے جب کہ عیسائیوں اور یہودیوں سے بات کرنے میں مشکل پیش نہیں آتی۔ ہم انجیل اور تورات سے حوالے دے سکتی ہیں۔ لیکن سمجھ نہیں آتی کہ ہندوؤں، سکھوں اور بدھسٹ کو کیسے تبلیغ کروں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی کتاب ’’دیباچہ تفسیر القرآن‘‘ پڑھو۔ تم لوگ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا لٹریچر نہیں پڑھتے۔ وہ اگر پڑھو تو سارا لٹریچر تمہیں تبلیغ کی طرف لے جائے گا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی کتاب ’’دعوۃ الامیر‘‘ ہے یہ واقفین نو کو پڑھنی چاہیے۔ اس میں اس زمانے کی ساری باتیں اور پیشگوئیاں بڑی اچھی طرح تفصیل کے ساتھ بیان کی ہیں۔

’’دیباچہ تفسیر القرآن‘‘ یہ کتاب انگریزی ترجمہ کے ساتھ "Introduction to the study of the Holy Quran" کے نام سے شائع شدہ ہے۔ اور ہر بک سٹال میں مہیّا ہے۔ آپ کو خریدنی چاہیے۔ ہر وقف نو اس کو پڑھے، اس کے جو بھی پہلے پچاس، ساٹھ صفحے ہیں اس میں ہندوؤں کا، یہودیوں کا، بدھسٹ کا اور عیسائیوں کا ہر ایک کا جواب دیا ہوا ہے کہ کیا کیا ان کے اندر خامیاں ہیں اور پھر آخر میں کیوں اسلام کی ضرورت ہے۔ اور اس کتاب کا جو دوسرا حصّہ ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی سیرت پر ہے اور پھر آخری صفحات میں ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنے کی کیا ضرورت تھی؟

پس تم حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی یہ دونوں کتابیں ’’دعوۃ الامیر‘‘ اور ’’دیباچہ تفسیر القرآن‘‘ پڑھ لوتو تم ہر ایک کا جواب دے سکتی ہو، کم از کم 75 فیصد سوالات کے جوابات تو دے سکتی ہو۔ انشاء اللہ۔

❀ **ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ جیسے حضور انور نے فرمایا ہے کہ لڑکوں کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ وہ مربی بنیں تو پھر لڑکیوں کے لئے سب سے بہتر کیا ہے؟**

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اچھی لڑکیاں بنیں، دین کا علم حاصل کریں، مربی باہر تبلیغ کرنے کے لئے بنیں گے تو لڑکیاں جو ہیں وہ بھی تبلیغ کرسکتی ہیں۔ اپنے گھروں میں اپنے بچوں کی تربیت بھی کریں اور تبلیغ بھی کرسکتی ہیں۔ اس لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ اگر پچاس فیصد لڑکیوں کی اصلاح ہوجائے تو ہر ایک جماعت کے اندر ایک انقلاب آجائے گا۔

❀ **ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور انور کے بچپن میں کسی بزرگ یا کسی صحابی کے ساتھ کوئی یادگار واقعہ ہو تو حضور بتائیں۔**

اس پر حضور انور نے فرمایا: ہمارے دادا (حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ) جب فوت ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے، اُس وقت میری عمر گیارہ سال تھی۔ تو دو سال پہلے انہوں نے ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے ملنے جانا تھا۔ وہ مجھے بھی ساتھ لے گئے۔ تو یہ نہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے چھوٹے بھائی تھے اس لئے گھر کے اندر چلے گئے۔ آپ نے ایسا نہیں کیا بلکہ گھر کے باہر کھڑے رہے اور مجھے اندر بھیجا کہ جا کر بتاؤ کہ مَیں ملنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ مَیں اوپر گیا اور چھوٹی آپا (حضرت مریم صدیقہ صاحبہ مرحومہ) کی وہاں ڈیوٹی تھی۔ میں نے ان کو بتایا کہ وہ ملنے آرہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔ وہ لیٹے ہوئے تھے تو حضورؓ کے Bed کے ایک طرف انہوں نے کرسی رکھ دی۔ پھر میں نیچے آیا اور حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کو اوپر لے گیا۔ چنانچہ آپ نے اوپر جا کر کرسی ایک طرف کردی اور نیچے فرش پر بیٹھ گئے۔ اُس زمانے میں کارپٹ تو نہیں ہوتے تھے عام دریاں ہوتی تھیں جو فرش پر بچھی ہوتی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے جو باتیں کرنی تھیں کیں۔ میں تو آٹھ، نو سال کا تھا مجھے علم نہیں کہ کیا باتیں ہوئیں۔ بہرحال اس کے بعد بڑے ادب سے اٹھے اور پیچھے ہوتے ہوئے چلے گئے۔ تو وہ ایک سبق میرے ذہن میں ابھی بھی ہے۔ خلافت کا احترام کس طرح کرنا چاہیے۔ خواہ بھائی ہو لیکن خلافت کا ادب و احترام مقدّم ہے۔ اس طرح بعض بزرگوں کی باتیں ہوتی ہیں جو ہمیشہ یاد رہتی ہیں۔ اُس وقت سے، بچپن سے ہی میرے دماغ میں یہ واقعہ یاد ہے اور یہ یاد ہے کہ خلافت کا احترام کرنا ہے۔

❀ **ایک بچی نے سوال کیا کہ عقیقہ میں لڑکے کے لئے دو حصّے اور لڑکی کے لئے ایک حصّہ کرنے میں کیا حکمت ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے بچی کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: پھر تم کہوگی کہ جائداد میں لڑکے کے دو حصّے ہیں، لڑکی کا ایک کیوں ہے؟ حضور انور نے فرمایا: یہ اس لئے کہ لڑکے کو زیادہ کام کرنے پڑتے ہیں۔ اس کو باہر جا کر بھی قربانیاں دینی پڑتی ہیں تو شاید اس لئے اس کے دو حصّے ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہے کہ لڑکے کی طرف سے دو حصّے اور لڑکی کی طرف سے ایک حصّہ ہے۔ لیکن اس کی حکمت واضح نہیں ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا: تم لوگ شکر کرو کہ تم ایک حصّہ میں لڑکیاں زیادہ نیک ہوتی ہیں۔ شاید ان نیکیوں کی وجہ سے ان کا تھوڑے سے صدقے سے گزارا ہوگیا۔

❀ **ایک بچی کے اس سوال کے جواب میں کہ لوگ اسلام اور Terrorism کو آپس میں کیوں ملاتے ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:** آج جتنے Terrorist گروپ ہیں، القاعدہ، طالبان، بوکو حرام اور دوسرے جو نئے نئے گروپ سامنے آرہے ہیں۔ ان میں اکثریت مسلمانوں کی ہے تو لوگ اس سے یہ سمجھتے ہیں کہ شاید اسلام اور Terrorism ایک ہی چیز ہے۔ ہم نے اسی غلط فہمی اور اس غلط سوچ کو زائل کرنا ہے کہ ہرگز ایک چیز نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں بک سٹالز پر ایک کتاب "Pathway to Peace" پڑی ہے۔ میرے مختلف لیکچرز ہیں جو مَیں مختلف ممالک میں، مختلف لوگوں کو جا کر دیتا رہتا ہوں اور ان کو بتاتا ہوں کہ اسلام اور Terrorism کو نہ ملاؤ یہ مختلف چیزیں ہیں۔ ان لوگوں کا Vested Interest اسی میں ہے اس لئے ان دونوں کو آپس میں ملاتے ہیں۔ پس آپ یہ کتاب خریدیں اور پڑھیں۔ واقفین نو کو یہ کتاب دو ڈالرز میں دینی چاہیے۔ اس کتاب میں لکھے ہوئے مختلف جوابات ہیں۔ آپ کو ہر پہلو سے جواب مل جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا: اسلام کی تعلیم تو بالکل مختلف ہے۔ اسلام نے تو جنگوں میں کبھی پہل نہیں کی اور نہ کبھی Terrorism کیا۔ جب مکّہ فتح ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو معاف کردیا۔ اپنے دشمنوں کو بھی معاف کردیا۔ قرآن کریم نے ظلم کرنے سے منع کیا ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ کسی کو بلاوجہ قتل نہ کرو۔ اگر ایک کو قتل کروگے تو اس کا مطلب ہے کہ تم نے پوری انسانیت کو قتل کردیا۔ اور اب یہ جو دہشتگرد مسلمان ہیں کس کو مار رہے ہیں۔ عیسائیوں کو تو نہیں مار رہے۔ زیادہ تر تو مسلمانوں کو مار رہے ہیں۔ پاکستان میں روز جو حملے ہوتے ہیں یا عراق میں شیعوں کو مارتے ہیں، یا شیعہ سنّیوں کو ماردیتے ہیں یا جو مختلف خودکش حملے ہورہے ہیں۔ ہر جگہ مسلمان مَر رہے ہیں۔ چرچ میں جو حملہ ہوا۔ اب چرچ میں سو، دو سو عیسائی مرگئے لیکن باقی تو مسلمان مَر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہم احمدیوں کو ماردیتے ہیں تو پھر اس کے بعد باقی جگہ بم پھٹتے رہتے ہیں۔ یہ خود ہی دہشتگرد ہیں اور ایک دوسرے کو مار رہے ہیں جس کی کہیں بھی اجازت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو قرآن کریم میں یہ فرمایا ہے کہ تم ایک دوسرے پر بہت رحم کرو اور یہ مسلمانوں کو مار رہے ہیں اور ایک مسلمان کو بلاوجہ مارنے والے کو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں کہتا ہے کہ جہنّم میں ڈالوں گا تو یہ سارے جہنّم میں جا رہے ہیں۔ پس اسلام اور Terrorism کا کوئی جوڑ نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اسلام کا تو مطلب Peace ہے، امن ہے۔ اگر تم MTA دیکھتے ہو اور واقفین نو کو تو MTA دیکھنا چاہیے۔ امسال جلسہ سالانہ یوکے کی میری جو

آخری تقریر تھی وہ یہی تھی کہ اسلام کیا چیز ہے اور اس کا کیا مطلب ہے اور مسلمان کیا ہیں اور کون حقیقی مسلمان ہے۔ پھر تم یہ کتاب "Pathway to Peace" خود بھی پڑھو اور غیروں کو بھی پڑھاؤ جو یہ کہتے ہیں کہ اسلام انتہاپسندی اور دہشتگردی سکھاتا ہے۔ ان کو بھی یہ کتاب دو، ان کو بھی سمجھ آجائے گی کہ اسلام اصل میں کیا ہے۔

❁ **ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ جب وقف نو بچے بڑے ہوجاتے ہیں تو کیا وہ کہیں بھی Job کر سکتے ہیں جیسا کہ ایک آدمی اپنی نارمل زندگی میں کرتا ہے۔**

تو اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اگر جماعت اجازت دے گی تو کر سکتے ہیں ورنہ نہیں۔ جماعت کی خدمت کرنی چاہیے۔ لڑکیاں بھی جماعت سے پوچھیں۔ اگر جماعت کہہ رہی ہے کہ فوری طور پر تمہاری ضرورت نہیں ہے تو پھر تمہیں اجازت دیں گے کہ تم کچھ وقت باہر جاب کرسکتی ہو۔ لیکن اس کے لئے پوچھنا اور اجازت لینا ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ابھی تک تم لوگوں کو تمہاری وقفِ نَو کی انتظامیہ یہ بتاتی نہیں کہ جماعت سے پوچھے بغیر اجازت لئے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھانا۔ حضور انور نے فرمایا: مَیں نے بارہا یہ ہدایت دی ہے کہ جب پندرہ سال کے ہو جاؤ تو وقف کا فارم پُر کر کے اپنے آپ کو پیش کرو۔ پھر جب تمہاری تعلیم مکمل ہو جائے تو پھر دوبارہ اپنے آپ کو پیش کرو اور بتاؤ کہ میں نے اپنی تعلیم مکمل کر لی ہے۔ یہ میری تعلیم اور ڈگری ہے اور مجھے بتایا جائے کہ مَیں اب کیا کروں۔ پھر تمہیں بتائیں گے کہ اپنا کام کرلو اور جماعت کی خدمت بھی ساتھ ساتھ کرلو یا اپنے آپ کو پوری طرح جماعت کے سپرد کردو۔ پھر جماعت جہاں خدمت لینا چاہے گی لے گی۔

❁ **ایک بچّی نے یہ سوال کیا کہ کون سے ایسے پروفیشن ہیں جن میں واقفاتِ نَو کی ضرورت ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میں نے پہلے بھی کئی مرتبہ بتایا ہوا ہے۔ میری کلاسیں سنا کرو۔ میں نے کہا تھا میڈیسن ہے، ٹیچنگ ہے، ہسٹری ہے، سائنس میں ریسرچ ہے اس میں جاسکتی ہیں۔ لیکن ہمیں زیادہ ٹیچرز اور ڈاکٹرز کی ضرورت ہے۔ اور Linguistics کی ضرورت ہے تاکہ جماعت کا جو لٹریچر ہے اس کی ٹرانسلیشن کی جائے۔ اردو زبان کا بے انتہا لٹریچر ہے جو ابھی تک پڑا ہے اور انگریزی زبان میں اس کا ترجمہ ہونے والا ہے۔ اردو سے انگلش میں ترجمہ کرو۔ عربی سے انگلش آنی چاہیے اور بہت ساری زبانیں آنی چاہئیں تاکہ ٹرانسلیشن میں مدد دے سکو۔

حضور انور نے فرمایا: ٹیچنگ کے علاوہ میڈیسن بہت اچھا ہے اور پھر آرکیٹیکچر وغیرہ بھی ہے۔ اگر تمہاری Statistics اچھی ہے تو پھر تم اس میں بھی جاسکتی ہو اگر تمہیں اس میں دلچسپی ہو۔ پھر کمپیوٹر میں ہے، گرافکس وغیرہ میں لڑکیاں کام کردیتی ہیں۔

❁ **ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور کو کس ملک میں جانا سب سے زیادہ پسند ہے یا حضور کا دل کرتا ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: کہیں بھی جانا پسند نہیں۔ پسند کی بات کررہی ہو تو ہر وہ ملک جہاں احمدی ہیں ان سے ملنا مجھے پسند ہے۔ اس لئے مَیں آتا ہوں۔ میں سیر کرنے تو آیا نہیں۔ بس اچھی جماعت ہو اور احمدی ہوں۔

❁ ایک واقفِ نَو نے سوال کیا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید کی شہادت پر فرمایا تھا کہ "اے کابل کی سرزمین تو گواہ رہ کہ تیرے پر سخت جرم کا ارتکاب کیا گیا۔ اے بدقسمت زمین تو اس ظلم عظیم کی جگہ ہے"۔ تو اب کیونکہ پاکستان میں بھی اتنی شہادتیں ہورہی ہیں اور احمدیوں پر اتنا ظلم ہو رہا ہے تو کیا پاکستان بھی اس کیٹگری میں آتا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: پہلی بات تو یہ ہے کہ تمہیں داد دیتا ہوں کہ تم بارہ سال کی ہو۔ ماشاء اللہ تمہیں بڑا اچھا Quote کرنا آتا ہے۔ باقی یہ واقعہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ہوا اور خدا کی نظر میں دھتکاری گئی زمین کا حال اب دیکھ لو کہ وہاں کوئی امن وسکون نہیں ہے۔ Unrest ہے اور وہاں کی صورتحال کبھی بھی اچھی نہیں رہی۔ پاکستان کا بھی یہی حال ہے۔ اگر احمدیوں کی شہادتیں ہورہی ہیں تو ہر دو تین ہفتے بعد شہید ہوتے ہیں یا 28 مئی کو زیادہ شہید ہوئے لیکن اس سے کہیں زیادہ روزانہ خود اپنے آپ کو ہی مار رہے ہیں۔ پاکستان اقتصادی لحاظ سے بالکل ختم ہوگیا ہے۔ پاکستان میں حکومت کوئی نہیں رہی۔ دنیا میں Terrorist کے نام سے مشہور ہے تو یہی دھتکاری ہوئی نظر ہے۔ وہ نبی کا قول تھا۔ ان کو خدا تعالیٰ نے بتایا اور کہہ دیا لیکن عملاً اب یہاں بھی وہی کچھ ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ جو سلوک کرتے ہیں تو اس کی وجہ سے اس دنیا میں خود بھی ذلیل ہو رہے ہیں۔

❁ **ایک بچی کے اس سوال پر کہ خلیفہ کیسے منتخب ہوتا ہے؟**

حضور انور نے فرمایا: خلیفہ کے انتخاب کے لئے ایک الیکٹورل کالج ہے جو کہ خلیفہ منتخب کرتا ہے۔ اس الیکٹورل کالج میں نیشنل امراء، مربیان کی مخصوص شرح، ربوہ کے مرکزی اداروں کے کلیدی ممبران یعنی تحریک جدید کے اور انجمن کے اور پہلے یہ ہوتا تھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرامؓ کے پہلے بیٹے مگر اب کوئی رہا نہیں ہے۔ یہ الیکٹورل کالج خلیفہ کا انتخاب کرتا ہے۔ کچھ نام پیش کئے جاتے ہیں اور یہ سب بند دروازوں کے پیچھے ہوتا ہے۔ مَیں عام طور پر جرنلسٹوں کو اس سوال کا جواب اس طرح دیتا ہوں کہ یہ الیکشن ایسے ہی ہے جیسے پوپ کا انتخاب ہوتا ہے لیکن دھوئیں کے بغیر۔ پھر جس کو زیادہ ووٹ ملتے ہیں وہ اس الیکٹورل کالج کی طرف سے خلیفہ منتخب کرلیا جاتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ نام صرف وہاں موجود افراد میں سے کسی کا پیش ہو یا اسی الیکشن کی کمیٹی سے، بلکہ خلیفہ باہر سے بھی منتخب ہوسکتا ہے بعد میں اس کو منظر عام پر لایا جا سکتا ہے۔ یہاں تک کہ مجھے بھی نہیں معلوم تھا کہ میرا نام خلیفہ کے لئے پیش ہوا ہے اور مَیں خلیفہ منتخب ہوگیا ہوں۔

❁ **ایک بچی نے سوال کیا کہ بعض اوقات جب ہم غیر احمدیوں کو تبلیغ کرتے ہیں اور قرآن کریم سے کوئی حوالہ دیتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ آپ لوگوں کے قرآن کریم کا ترجمہ اور ہے۔ آپ اپنے حساب سے ترجمہ کرتے ہیں۔**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: ان کو کون سی آیت کا ترجمہ غلط لگتا ہے۔ دو تین آیات ایسی ہیں جن کے ترجمہ میں اختلاف ہے۔ وفات مسیح کی آیت ہے وہ ترجمہ کرتے ہیں کہ فوت نہیں ہوئے بلکہ زندہ اٹھائے گئے جب کہ ہم ترجمہ کرتے ہیں کہ آپ (مسیحؑ) نے وفات پائی۔ پس ان دو تین آیات کے علاوہ باقی سارے قرآن کریم کا ترجمہ ایک جیسا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: انہی آیات کے پرانے بزرگوں نے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے گزرے ہیں وہی ترجمے کئے ہوئے ہیں جو ہم نے کئے ہیں۔ اور ہمارے لٹریچر میں ان کے حوالے، ریفرنس ہم نے Quote کئے ہوئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جن آیتوں کے بارہ میں مخالفین کہتے ہیں کہ ترجمہ مختلف ہوا ہے ان آیات کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر دیکھ لو وہاں پرانے بزرگوں کے حوالے Quote کئے ہوئے ہیں یا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تفسیر کبیر پڑھ لو۔ وہاں بھی یہ حوالے اور ریفرنس درج کئے گئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اس کے علاوہ بھی ایک چھوٹی سی کتاب ملتی ہے جس میں وفات مسیح اور حیات مسیح اور عیسیٰ کے دوبارہ نازل ہونے کے حوالہ سے ساری باتیں لکھی ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ چھوٹا چھوٹا لٹریچر ہے۔ وہ وقف نو کے سیکرٹری یا لجنہ کو منگوانا چاہیے۔ یوکے میں تو انہوں نے شروع کر دیا ہے۔ اس کی انگلش ٹرانسلیشن کر کے پرنٹ بھی کر رہے ہیں تو یہاں والے بھی منگوا کر پرنٹ کریں تاکہ آپ کے پاس دلائل ہوں۔

❁ **ایک بچی نے سوال کیا کہ بچوں کی تربیت کے حوالے سے کوئی چیز جو بہت ضروری ہو؟** اس پر حضور انور نے فرمایا: اپنا نمونہ ایسا بنائیں کہ بچے اسے دیکھ کر عمل کریں اور نمونہ پکڑیں۔ نمازوں میں پابندی آپ میں ہو۔ قرآن کریم کی تلاوت آپ باقاعدہ کرنے والے ہوں، ماں اور باپ دونوں تلاوت کرنے والے ہوں، صرف نیکی کرنے کی تلقین نہ ہو بلکہ خود نیکیوں کی طرف ماں باپ کی بھی توجہ ہو۔ سچ بولنے کی طرف رجحان ماں باپ کا ہو۔ غلط بات کو برداشت نہ کریں۔ بچے کو یہ پتہ ہو کہ میرے ماں باپ خود بھی سچ بولتے ہیں اور سچ کو پسند کرتے ہیں تو آپ کا اپنا عمل ہے جو بچوں کو نیک بنائے گا۔

❁ **ایک بچی نے سوال کیا کہ بہت سے غیر مسلم آسٹریلین یہ خیال رکھتے ہیں کہ اسلام ایک مذہبی عقیدہ نہیں بلکہ ایک کلچرل یا ثقافتی عمل ہے۔**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: آپ ان کو قرآن کریم کھول کر دکھائیں۔ اس میں سینکڑوں مقامات پر احکام موجود ہیں جو مذہبی عقائد سے متعلق ہیں۔ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو زندگی کے ہر پہلو کے بارہ میں بیان کرتا ہے۔ ایک گھر کی بنیادی اکائی سے لے کر بین الاقوامی تعلقات کے لیول تک رہنمائی کرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم میں تقویٰ کا لفظ بارہا غالباً سو سے زیادہ مرتبہ آیا ہے یا اس سے بھی بہت زیادہ ہے۔ تو اگر یہ مذہب کلچرل ہے تو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ پر کیوں زور دیا۔ تقویٰ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے تمام حکموں پر عمل کرنا چاہیے۔ تمہاری زندگی کا مقصد یہی ہے جیسا کہ قرآن کریم میں آیا ہے: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِo تمہاری زندگی کا مقصد صرف اللہ کے سامنے جھکنا ہے۔ لہٰذا تم پانچ وقت نماز پڑھو۔ یہی زندگی کا مقصد ہے۔ لہٰذا اگر قرآن کریم میں زندگی کا مقصد عبادت کرنا ہی بتایا گیا ہے تو ہم یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ اسلام ایک ثقافتی یا کلچرل عمل ہے اور مذہب نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مذہب کا مقصد کیا ہے؟ قرآن کریم کی رُو سے مذہب کے دو بنیادی مقاصد ہیں۔ ایک انسان کو اُس کے خالق کے قریب لانا اور دوسرے یہ بتانا کہ ایک انسان کی دوسرے انسان پر کیا ذمّہ داریاں ہیں۔ ہم یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک کلچر ہے، مذہب نہیں ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس غلط فہمی کو آپ اس طرح دور کریں کہ آپ ان لوگوں کو بتائیں کہ قرآن کریم کہتا ہے کہ

انسانی زندگی کا مقصد اللہ کے آگے جھکنا اور اس کے سامنے سجدہ کرنا ہے۔ آپ کا ہر عمل پنج وقتہ نمازوں میں یہ بتاتا ہے کہ درحقیقت آپ کو اللہ کے پیار کی ضرورت ہے کلچرل فوائد حاصل کرنے کی نہیں۔

❀ **ایک بچی نے سوال کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا تھا کہ احمدی بچوں کو تھوڑا سا Landmark ہونا چاہیے کہ وہ ایک نوبل پرائز حاصل کریں۔**

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا تھا اور پھر آگے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی ایک مجلس میں فرمایا تھا کہ جماعت احمدیہ کی صدسالہ جوبلی کا سال آرہا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے یہ تحریک کی تھی کہ جوبلی سال آئے تو جماعت احمدیہ میں ایک عبدالسلام نہیں تقریباً 100 ڈاکٹر عبدالسلام کے لیول کے لوگ ہونے چاہئیں۔ باقی ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو جو نوبل پرائز ملا ہے وہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے زمانے میں ملا تو آپ نے پھر اس تحریک کا ذکر فرمایا کہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے لیول کے اور لوگ بھی ہونے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا: اس کے بعد میں نے بار بار اپنے پروگراموں میں، کلاسز میں طلباء کو توجہ دلائی ہے کہ ریسرچ میں جاؤ اور تمہارا کم سے کم ٹارگٹ نوبل پرائز ہونا چاہیے۔

حضور انور نے اس بچی سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ تمہاری بات کی میں نے تصحیح کر دی ہے اب بتاؤ کیا سوال ہے۔ جس پر بچی نے سوال کیا کہ کیا واقفات نَو لڑکیاں بھی ریسرچ میں جائیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میڈیکل ریسرچ میں جاسکتی ہیں۔ ہسٹری میں جاسکتی ہیں، اسی طرح اور چیزوں میں، دوسرے فیلڈ میں جس کی آپ میں صلاحیت ہے اور آپ اس caliber کی ہیں تو ریسرچ میں جاسکتی ہیں۔ اور اس معیار تک پہنچ سکتی ہیں اور آپ کو پہنچنا بھی چاہیے۔

❀ **ایک بچی نے سوال کیا کہ میری شادی مربی سلسلہ سے ہوئی ہے۔ واقفہ نَو اور پھر ایک مربی کی بیوی ہونے کے لحاظ سے میری کیا ذمّہ داریاں ہیں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ کی ذمّہ داری دوہری ہوجاتی ہے۔ اپنے گھر کو بھی سنبھالیں، اپنے آپ کو نمونہ بنائیں اور جہاں بھی مربی کا تقرر ہوتا ہے وہاں لوگ آپ کو دیکھیں گے، آپ کو ہر لحاظ سے نمونہ ہونا چاہیے۔ نمازوں کے لحاظ سے، تربیت کے لحاظ سے، آپ کی باتوں کے لحاظ سے، آپ کے عمل کے لحاظ سے، آپ کے پردے کے لحاظ سے اور ہر لحاظ سے مربی کی بیوی کو نمونہ ہونا چاہیے اور عاجزی کے لحاظ سے انکساری ہونی چاہیے۔ عاجزی بھی بہت زیادہ۔

واقفات نو کی یہ کلاس بارہ بج کر 40 منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کو قلم عطا فرمائے۔